بالا کوٹ کی تباہی کے بعد سے۔ ہمارے مذھبی راہنماؤں نے۔ اِن آیات کو۔ دانستہ نظر انداز کیا ہوا ھے
سورۃ الشعراء کی آیت (208) .. اور .. سورۃ القصص کی آیت (59) ۔ کے معروف اردو ترجمے

Surah Al-Sho'araa Chapter 26: Verse 208

وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾

جماعت احمدیہ	ابوالاعلی مودودی [26:208]	محمد حسین نجفی [26:208]
اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر اس کے لئے ڈرانے والے (بھیجے جا چکے) تھے۔	(دیکھو) ہم نے کبھی کسی بستی کو اِس کے بغیر ہلاک نہیں کیا کہ اُس کے لیے خبر دار کرنے والے حق نصیحت ادا کرنے کو موجود تھے۔	اور ہم نے کبھی کسی بستی کو اس وقت تک ہلاک نہیں کیا جب تک اس کے پاس عذاب الٰہی سے ڈرانے والے نہ آ چکے ہوں۔
احمد علی [26:208]	**احمد رضا خان [26:208]**	**علامہ جوادی [26:208]**
اور ہم نے ایسی کوئی بستی ہلاک نہیں کی جس کے لیے ڈرانے والے نہ آئے ہوں۔	اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہ کی جسے ڈر سنانے والے نہ ہوں،	اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر یہ کہ اس کے لئے ڈرانے والے بھیج دیئے تھے۔
جالندہری [26:208]	**طاہر القادری [26:208]**	**محمد جوناگڑھی [26:208]**
اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر اس کے لئے نصیحت کرنے والے (پہلے بھیج دیئے) تھے۔	اور ہم نے سوائے ان (بستیوں) کے جن کے لئے ڈرانے والے (آ چکے) تھے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا،	ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا ہے مگر اسی حال میں کہ اس کے لیے ڈرانے والے تھے۔

اے میری قوم کے لوگو!۔ اِس آیت (26:208) کے۔ 9۔ اردو ترجمے آپ کے سامنے ہیں۔ توجہ فرمائیں کہ **اِن میں سے ہر ایک ترجمے کے مطابق۔**

جب تک کسی قریہ (بستی) کیلئے۔ (مُنذِرُونَ).. خبر دار کرنیوالے موجود نہ ہوں.. اُس وقت تک اللہ تعالے اُس قریہ (بستی) کو ھلاک نہیں کرتے۔

اِس آیت کے الفاظ ۔ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ۔ پر غور فرمائیں۔ چنانچہ۔ کسی بستی (قریہ) پر ھلاکت والا عذاب آنے کے وقت پر۔ منذرون کا۔ اُس وقت زندہ موجود ہونا لازمی بات ھے ۔...(**نوٹ۔** خبر دار کرنیوالے منذِرِین اور نذیر ہوتے ہیں۔ جِنکو خبر دار کیا گیا ہو۔ وُہ مُنذِرون ہوتے ہیں)۔

لیکن۔ 8/ اکتوبر سن عیسوی 2005 کے دِن۔ جب پاکستان کے شہر بالا کوٹ اور اُس کے ارد گرد کی بستیوں پر۔ ھلاکت والا عذاب واقعی آ گیا .. تو۔ ہماری قوم کے تقریباً تمام علماء اور مذھبی راہنما۔ اللہ تعالے کی اِس آیت (26:208) سے ۔ یکسر منحرف (لا تعلق، کنارہ کش) ہو گئے۔

عین جسطرح اللہ تعالے نے۔ کتابِ الٰہی کا علم رکھنے والے۔ بعض علماء کے متعلق قرآنِ مجید میں فرمایا ہوا ھے :۔﴿الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾۔... (سورۃ البقرۃ۔ آیت 146)۔ بالکل اُسی طرح۔ ہماری قوم کے تقریباً سارے ہی مشہور علماء اور مذھبی راہنماؤں نے ۔ اِس حق (سچائی) کو جانتے بوجھتے ہوئے عوام سے چھپا دیا ۔

بالا کوٹ اور نواحی بستیوں کی ھلاکت کے بعد۔ ہمارے مذھبی راہنماؤں اور علما۔ کا دینی اور اخلاقی فریضہ تھا۔ کہ بستیوں کی ھلاکت کے متعلقہ۔ اللہ تعالے کے فرمانوں (آیات) سے دانستہ صرفِ نظر اور انحراف کی بجائے۔ اِن آیاتِ الٰہی کے بیانات کو خود بھی تسلیم کر لیتے۔ اور قوم کے لوگوں کو بھی۔ سچ سچ بتلا دیتے۔

کہ چونکہ۔ اللہ تعالے نے بالا کوٹ اور اُس کی نواحی بستیوں پر واقعی ھلاکت نازل کر دی ھے ...لہذا... قرآنِ مجید کی آیت ۔﴿وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ﴾۔ کے مطابق اِس ھلاکت سے پہلے۔ اللہ تعالے کا بھیجا ہوا (رسول)۔ کم از کم ایک خبر دار کرنیوالا، بالا کوٹ میں لازماً پہنچا ہو گا۔ یا۔ مبعوث ہوا ہو گا ۔ اور۔ جو اِس ھلاکت والے دِن (8/اکتوبر۔2005)۔ تک زندہ بھی ہو گا۔

اور اللہ تعالے کے اِس فرمان (آیت) کو بھی۔ خود بھی تسلیم کرتے۔ اور قوم کے لوگوں کو بھی۔ سچ سچ بتلا دیتے ۔

کہ چونکہ۔ اللہ تعالے نے بالا کوٹ اور اُس کی نواحی بستیوں کو واقعی ھلاک کر دیا ھے.. لہذا.. قرآنِ مجید کی اِس آیت۔﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ﴾۔ کو دیکھنے اور جاننے کے بعد۔ اب ہمیں تسلیم کر لینا چاہیئے۔ کہ اِن بستیوں کو ھلاک کرنے سے۔ کچھ پہلے۔ اللہ تعالے نے **بالا کوٹ** میں۔ کم از کم ایک ایسے رسول کو تو۔ یقیناً۔ مبعوث کیا ہو گا۔ جو اُن لوگوں کو اللہ تعالے کی آیات (باتیں)۔ با آواز سناتا رھا ہو۔ یعنی۔ اُن کے درمیان زندہ موجود۔ رہتا رھا ہو۔

مگر ہمارے مذھبی راہنماؤں اور ہمارے علماء نے۔ اللہ تعالے کی اتنی بڑی عملی شہادت (بالا کوٹ کی ھلاکت) کو بھی رَدّ کر دیا۔ اور۔ قرآنِ مجید کی آیات ۔(26:208) اور (28:59)۔ کو بھی دیکھنے اور جاننے کے باوجود۔ **پسِ پشت (نظر انداز) کر دیا ھے**۔.. ہماری قوم کے سب مذھبی راہنما۔ بالا کوٹ کی ھلاکت کے بعد سے۔ اِن دونوں آیات سے نظریں چراتے ہیں... کیونکہ۔ وُہ خوب جانتے ہیں کہ۔ اللہ تعالے نے اِن آیات میں۔ واقعی۔ یہی فرمایا ھے کہ۔ مرکزی بستی میں کسی رسول کو مبعوث کئے بغیر۔ اللہ تعالے بستیوں کو ھلاک نہیں کر سکتے۔ اور اب چونکہ۔ بالا کوٹ اور اُسکی نواحی بستیاں واقعی ھلاک ہو گئی ہیں۔ لہذا۔ اِن دونوں آیات کے مطابق۔ اکتوبر 2005 سے پہلے۔ بالا کوٹ میں کوئی رسول ضرور مبعوث ہوا تھا ۔

قرآنِ مجید کی آیت (28:59)۔ اور اِس کے چھ (6) معروف اردو ترجمے ملاحظہ فرمائیں۔

Surah Al-Qasas Chapter 28 : Verse 59

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿٥٩﴾

جماعت احمدیہ	محمد جوناگڑھی [28:59]	محمد حسین نجفی [28:59]
اور تیرا ربّ بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا ۔ یہاں تک کہ ان (بستیوں) کی ماں میں رسول مبعوث کر چکا ہوتا ہے جو اُن پر ہماری آیات پڑھتا ہے اور ہم اس کے سوا بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے کہ ان کے بسنے والے ظالم ہو چکے ہوں۔	تیرا رب کسی ایک بستی کو بھی اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ ان کی کسی بڑی بستی میں اپنا کوئی پیغمبر نہ بھیج دے جو انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنا دے اور ہم بستیوں کو اسی وقت ہلاک کرتے ہیں جب کہ وہاں والے ظلم و ستم پر کمر کس لیں۔	اور آپ کا پروردگار بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں ہے جب تک ان کے مرکزی مقام میں کوئی رسول نہ بھیج دے جو ہماری آیتوں کی تلاوت کرے ۔ اور ہم بستیوں کو ہلاک کرنے والے نہیں ہیں جب تک ان کے باشندے ظالم نہ ہوں۔
جالندہری [28:59]	**طاہر القادری [28:59]**	**علامہ جوادی [28:59]**
اور تمہارا پروردگار بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا۔ جب تک اُن کے بڑے شہر میں پیغمبر نہ بھیج لے جو اُن کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائے ۔ اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتے مگر اس حالت میں کہ وہاں کے باشندے ظالم ہوں	اور آپ کا رب بستیوں کو تباہ کرنے والا نہیں ہے یہاں تک کہ وہ اس کے بڑے مرکزی شہر میں پیغمبر بھیج دے جو ان پر ہماری آیتیں تلاوت کرے، اور ہم بستیوں کو ہلاک کرنے والے نہیں ہیں مگر اس حال میں کہ وہاں کے مکین ظالم ہوں،	اور آپ کا پروردگار کسی بستی کو ہلاک کرنے والا نہیں ہے جب تک کہ اس کے مرکز میں کوئی رسول نہ بھیج دے جو ان کے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کرے اور ہم کسی بستی کے تباہ کرنے والے نہیں ہیں مگر یہ کہ اس کے رہنے والے ظالم ہوں۔

اے میری قوم کے صاحبِ شعور لوگو!۔ ہمارے اکثر مذھبی راہنما ڈرتے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے۔ اپنے درمیان۔ اللہ تعالے کے رسول کا مبعوث ہونا تسلیم کر لیا ۔ تو پھر۔ اُنکا مذھبی راہنماء ہونے کا۔ مقام اور مرتبہ ختم ہو جائے گا۔ اور پھر۔ اُنکی موجودہ عزّت، شہرت، خوشحالی اور مالی آمدنی۔ بھی ختم ہو جائیگی۔ ایسے وسوسوں (گمانوں) کیوجہ سے۔ بالاکوٹ کی ھلاکت کے بعد سے۔ ہمارے مذھبی راہنما۔ اِس آیت کی بات ہی نہیں کرنا چاہتے۔

اے میری قوم کے مذھبی راہنماؤ اور صاحبِ شعور لوگو!۔ اللہ تعالے کی اِس آیت (28:59) کو دیکھنے اور سمجھنے کے باوجو۔اِس آیت میں بیان کئے ہوئے فرمانِ خداوندی کو نظر انداز نہ کریں ۔.... آپ بخوبی جانتے ہیں کہ۔اکتوبر 2005 میں۔بالاکوٹ کا شہر اور اُس کی نواحی بستیاں۔واقعی۔اللہ تعالے کے حکم سے ہی ھلاک کی گئی تھیں۔اور یہ آیت (28:59) صاف کہہ رہی ھے کہ۔اللہ تعالے بستیوں کو ھلاک نہیں کرسکتے ۔ جب تک کہ اُن کی مرکزی بستی میں کسی رسول کو مبعوث نہ فرمائیں۔ ..... چنانچہ: ممکن ہی نہیں ۔ کہ اللہ تعالے نے ۔اُن دِنوں میں۔بالاکوٹ میں کسی رسول کو مبعوث کئے بغیر ۔ھلاکت والا عذاب بھیج دیا ہو۔

شیطان نے۔ہمارے کئی بزرگ علماء کو۔یہ دھوکہ دے دیا۔کہ...خاتم النبیین...کا مطلب یا مفہوم (نعوذ باللہ)۔نبیوں کو ختم کرنے والا ھے۔اور پھر ہمارے مذھبی راہنماؤں اور علماء کو ورغلا کر۔ہماری قوم میں یہ خلافِ قرآن عقیدہ پھیلا دیا کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی رسول یا نبی نہیں آسکتے۔

چنانچہ۔(مورخہ 8/اکتوبر 2005)۔جب ہماری آنکھوں کے سامنے۔بالاکوٹ۔اور اُس کے ارد گرد کی کئی چھوٹی بستیاں۔بالکل اُسی طرح ھلاک کی گئیں۔جیسے قرآنِ مجید کی آیت (28:58) میں فرمایا ہوا ھے کہ ﴿...فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ...﴾۔یعنی ۔جن بستیوں کو اللہ تعالے ھلاک کریں۔اُن بستیوں کے اکثر مساکن (گھر) رہایش کے قابل نہیں رہتے ۔اگرچہ ۔کچھ (قلیل) مساکن رھایش کے قابل۔رہتے بھی ہیں

تب۔ہمارے مذھبی راہنماؤں اور علماء نے بخوبی دیکھ لیا اور جان لیا کہ۔اللہ تعالے کی اِن دونوں (آیات)۔ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۔اور۔وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ۔ کے مطابق تو ۔واقعی یہ سچ ھے۔ ۔کہ بالاکوٹ کی اِس ھلاکت (اکتوبر۔2005) سے پہلے۔بالاکوٹ (پاکستان) میں۔اللہ تعالے نے کسی رسول کو ۔لازماً۔مبعوث فرمایا ہو گا۔

لیکن۔اِن دونوں آیات کو دیکھنے اور جاننے کے باوجود بھی۔ہماری قوم کے تقریباً سب ہی مذھبی راہنماؤں نے۔بالاکوٹ شہر اور اُسکی نواحی بستیوں کی ھلاکت کے حوالے سے۔اللہ تعالے کی اِن دونوں آیات کو۔ایسے پسِ پشت پھینک دیا۔جیسے کہ یہ دونوں آیات (نعوذ باللہ)۔اللہ تعالے کی آیات ہی نہیں ہیں۔ ..... بہر حال۔ہمارے مذھبی راہنماؤں نے۔بالاکوٹ میں کسی نئے رسول کے مبعوث ہونے ۔کو تسلیم نہیں کیا۔

کیونکہ۔ہمارے مذھبی راہنماؤں اور علماء کے۔تحت الشعور (دِل ودماغ کی گہرائیوں) میں یہ خدشہ (گمان)۔ہوتا ھے۔کہ اگر ہم اپنے درمیان۔اللہ تعالے کے ایک زندہ رسول کی موجودگی کو تسلیم کرلیں گے۔ تو ہمارا مذھبی راہنما ہونے کا۔ باعزت، پُر لطف اور مالی آمدنی والا۔ مقام و مرتبہ۔ ہم سے چھِن جائے گا۔ ۔اور ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ ہماری قوم کا۔(مقبولِ عام عقیدہ) نظریہءِ ختمِ نبوت۔در حقیقت۔ایک جھوٹا اور غلط نظریہ (عقیدہ) ھے ۔اور۔خاتم النبیین کا مطلب یا معنی۔نبیوں کو ختم کرنے والا، یا آخری نبی، یا آخری رسول نہیں ھے۔

چنانچہ۔ ہمارے موجودہ زمانے کے۔ مذھبی راہنماؤں اور علماء نے۔ **جب دیکھ لیا کہ**۔... قرآنِ مجید کی۔ مذکورہ بالا آیات ۔وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا۔ اور۔ وَ مَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ۔..... کے مطابق تو۔ اللہ تعالے کی یہ فعلی شہادت۔ (بالا کوٹ کی ھلاکت)۔ واقعی۔ ناقابلِ تردید دلیل ھے کہ۔ بالا کوٹ اور اُسکی نواحی بستیوں پر ھلاکت کے نازل ہونے سے پہلے۔ وہاں کی مرکزی بستی...(بالا کوٹ شہر)... میں۔ اللہ تعالے نے کسی رسول کو۔ لازماً۔ مبعوث کیا ہو گا ۔

تب۔ ہماری قوم کے بیشتر مذھبی راہنماؤں نے۔ جانچ اور بھانپ لیا۔ کہ اگر سچائی کے ساتھ۔ **اِن آیات پر غور کیا۔ تو ماننا پڑے گا**۔ کہ اُن دِنوں میں بالا کوٹ میں۔ اللہ تعالے نے کسی رسول کو مبعوث فرمایا تھا ۔۔ مگر۔ اِس حقیقت کو ماننے کے ساتھ ہی۔ **یہ بھی ماننا پڑتا ھے کہ**۔ عقیدہ ختمِ نبوت ہمیشہ سے ہی غلط اور جھوٹا تھا۔۔ اور یہ بات ماننا۔ ہماری قوم کے مذھبی راہنماؤں کو۔ ہر گز منظور نہیں ھے کہ اپنی قوم کو نظریہ ختمِ نبوت کے فریب (جال) سے نکلنے دیں۔۔ کیونکہ۔ ہمارے مذھبی راہنماؤں کی۔ دُنیاوی عزّت، دولت، مقام اور مرتبہ۔ اِسی فریب (جال) پر منحصر ھے۔ لہذا۔ ہماری قوم کے۔ بیشتر مذھبی راہنماؤں نے۔ اِن دونوں آیات کو دیکھنے اور جاننے کے باوجود۔ نظر انداز (پسِ پُشت) کیا ہوا ھے۔

اے میری قوم کے لوگو!۔۔ آپ خود بھی جانتے ہیں کہ۔ (**8/اکتوبر۔2005**)۔ اللہ تعالے نے۔ بالا کوٹ اور اُس کے ارد گرد کی کئی بستیوں کو۔ ایک ہولناک زلزلے کے ذریعے۔ ھلاک کر دیا تھا۔۔ نیز۔ آپ نے یہ آیات اور اِن کے اردو ترجمے بھی دیکھ لئے ہیں۔ کہ واقعی۔ اللہ تعالے نے بستیوں کو ھلاک کرنے سے پہلے۔ وہاں پر اپنا رسول مبعوث کرنے۔ اور ۔ خبردار کرنیوالا (نذیر) بھیجنے کا۔ اٹل دستور (اصول، طریقہ)۔ بیان فرمایا ہوا ھے۔

آپ میں سے ہر ایک کا انفرادی فرض ھے۔ کہ۔ اللہ تعالے کی اِن آیات کو شکوک و شبہات سے بالا۔ اور سچی تسلیم کریں۔ اور مان لیں کہ.....چونکہ بالا کوٹ اور اُسکی نواحی بستیوں پر ھلاکت۔ واقعی نازل ہوئی تھی۔ چنانچہ۔ اُس ھلاکت سے پہلے۔ وہاں پر کوئی رسول، لازماً، مبعوث ہوا ہو گا ۔ اور اِس واقعے کے بعد۔ چونکہ ثابت ہو گیا ھے۔ کہ نظریہ ختمِ نبوت غلط تھا ۔ لہذا۔ اب اِس غلط نظریے (عقیدے) سے توبہ کر لیں۔

اے میری قوم کے لوگو!۔ بے شک!۔ یہ بات سچ ھے کہ۔ میدانِ حشر میں بہت سارے لوگ۔ اللہ تعالے کے حضور یہ عذر پیش کریں گے۔ کہ ہم تو اپنے علماء اور مذھبی راہنماؤں کی اطاعت کرتے تھے۔۔(وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا (33:67))۔ اور انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا ۔ مگر۔ (تب)۔ یہ عذر ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ۔ اللہ کی کتاب (قرآنِ مجید)۔ آپ میں سے ہر ایک کیلئے۔ اللہ تعالے کا پیغام (خط) ھے۔ چنانچہ۔ آپ کا فرض ھے کہ جاننے کی کوشش کریں کہ اللہ تعالے نے آپکو کیا پیغام بھیجا ھے؟۔۔ بہر حال۔ اللہ تعالے کی آیات پر تدبر کرنا آپ کی ذُمّہ داری ھے۔.... چنانچہ۔ جب آپ کو بالا کوٹ کی تباہی کا علم پہنچ گیا تھا ۔... اور آپ نے سُنا۔ یا پڑھا بھی ہوا تھا۔ کہ اللہ تعالے۔ بستیوں کو ہر گز ھلاک نہیں کرتے۔ جبتک۔ وہاں پر۔ کسی رسول کو مبعوث نہ فرمائیں۔۔ تب۔ آپ کا فرض تھا۔ کہ اللہ تعالے کے فرمان (آیات)۔ کو۔ فرمانِ الٰہی سے متضاد نظریے (ختمِ نبوت) پر فوقیّت دیتے..... اور بالا کوٹ میں رسول کا مبعوث ہونا تسلیم کر لیتے۔

اے میری پیاری قوم کے لوگو!... اللہ تعالے نے نہایت واضح الفاظ سے۔ قرآنِ مجید میں بڑی سخت تنبیہ کی ہوئی ھے۔ کہ جو لوگ آنکھیں، کان اور دِل ۔ تو رکھتے ہیں۔... مگر (اپنے دینی عقائد یا معاملات میں)۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کے ساتھ۔ حتی الوسع۔ تدبر (غور و فکر) نہیں کرتے۔ ایسے سب لوگوں کو۔ اللہ تعالے نے جہنم کیلئے چھوڑ دیا ہوا ھے۔ کیونکہ۔ ایسے لوگ۔ اللہ تعالے کے نزدیک جانوروں (مویشیوں) سے بھی۔ بدتر ہیں۔

Surah Al-A'raaf Chapter 7: Verse 179

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٧٩﴾

جماعت احمدیہ	ابو الاعلی مودودی [7:179]	محمد حسین نجفی [7:179]
اور یقیناً ہم نے جہنم کے لئے جن و انس میں سے ایک بڑی تعداد کو پیدا کیا۔ ان کے دل ایسے ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ایسی ہیں کہ جن سے وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان ایسے ہیں کہ جن سے وہ سنتے نہیں۔ یہ لوگ تو چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ یہ (ان سے بھی) زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔ یہی ہیں جو غافل لوگ ہیں۔	اور یہ حقیقت ہے کہ بہت سے جن اور انسان ایسے ہیں جن کو ہم نے جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں ان کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے، یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں کھوئے گئے ہیں۔	اور کتنے جن و انسان ایسے ہیں جنہیں ہم نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے (یعنی ان کا انجام کار جہنم ہے) ان کے دل و دماغ ہیں مگر سوچتے نہیں ہیں۔ ان کی آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں ہیں۔ یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ (اور گئے گزرے) ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو بالکل غافل و بے خبر ہیں۔

تشریح و ترجمہ..... از..... صبغت اللہ

اور یقیناً... ہم جنّ و اِنس کی اکثریت کو جہنم کیلئے چھوڑ دیتے ہیں۔... (یعنی۔ اُن کو اور سمجھانا چھوڑ دیتے ہیں)۔ کیونکہ اُن کے پاس دِل تو ہیں۔ مگر وُہ اپنے دِل سے تدبر (غور و خوض) نہیں کرتے۔ اور اُنکی آنکھیں ہیں ۔ مگر پھر بھی۔ وُہ حقائق کو نہیں دیکھتے۔ اُنکے کان ہیں۔ لیکن وُہ ھدایت کی باتیں نہیں سُنتے۔ وُہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں۔ بلکہ جانوروں سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ ایسے سب لوگ (یعنی۔ جنّ و اِنس کی اکثریت)۔ خود ہی غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ (دین کی بات پر۔ خود غور و فکر کرنا ہی نہیں چاہتے)

چنانچہ وُہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم خود۔ آیاتِ الٰہی پر تدبر (سوچ بچار) نہیں کر سکتے۔ البتہ۔ ہمارے علماء (مذھبی راہنماء)۔ اِن آیات کا جو بھی مطلب یا مفہوم ہمیں بتلائیں گے۔ ہم۔ اُسی کو سچا اور صحیح مطلب مانیں گے۔.... مندرجہ بالا آیت میں۔ اُن لوگوں کیلئے۔ اللہ تعالے نے اپنا فیصلہ سُنا دیا ھے۔ کہ ایسے سب لوگ۔ جہنم میں جانے کیلئے ہیں۔.... (لیکن۔ اگر موت سے پہلے۔ آیاتِ الٰہی پر خود تدبر کرنے لگ گئے۔ تو۔ بچ بھی سکتے ہیں) ...

اے میری قوم کے لوگو!... اللہ تعالے کی آیات کو سُننے اور دیکھنے کے باوجود۔ اُن آیات کو نظر انداز کر دینا۔ اُنکا مناسب احترام نہ کرنا۔ اللہ تعالے کی اُن آیات کی اور پھر خود اللہ تعالے کی۔ توھین اور تکذیب کرنے کے مترادف ھے۔... ایسی لاپرواہی کیلئے۔ اللہ تعالے نے فرمایا ہوا ھے۔ کہ:

Surah Al-Sajdah Chapter 32: Verse 22

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾

جماعت احمدیہ	ابو الاعلی مودودی [32:22]	محمد حسین نجفی [32:22]
اور کون اس سے زیادہ ظالم ہو سکتا ہے جو اپنے ربّ کی آیات کے ذریعہ اچھی طرح نصیحت کیا جائے پھر بھی اُن سے منہ موڑ لے؟ یقیناً ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔	اور اُس سے بڑا ظالم کون ہو گا جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعہ سے نصیحت کی جائے اور پھر وہ ان سے منہ پھیر لے ایسے مجرموں سے تو ہم انتقام لے کر رہیں گے	اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہو گا جسے اس کے پروردگار کی آیتوں کے ذریعہ سے نصیحت کی جائے (اور) پھر وہ ان سے روگردانی کرے۔ بے شک ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔

آیاتِ الٰہی کو سُننے کے باوجود۔ دانستہ نظر انداز کرنیوالوں سے۔ اللہ تعالے نے۔ انتقام لینے کا وعدہ کیا ھے۔

Surah Al-Jasiah Chapter 45: Verse 8

يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٨﴾

جماعت احمدیہ	ابو الاعلی مودودی [45:8]	محمد حسین نجفی [45:8]
وہ اللہ کی آیات سنتا ہے جو اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر بھی تکبر کرتے ہوئے (اپنی ضد پر) اڑا رہتا ہے گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ پس اُسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دے۔	جس کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں، اور وہ اُن کو سنتا ہے، پھر پورے استکبار کے ساتھ اپنے کفر پر اِس طرح اڑا رہتا ہے کہ گویا اس نے اُن کو سنا ہی نہیں ایسے شخص کو دردناک عذاب کا مژدہ سنا دو۔	جو اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے جب اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں پھر وہ تکبر کے ساتھ اس طرح اڑا رہتا ہے کہ گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ بس تم اسے دردناک عذاب کی خبر دے دو۔

اب غور سے دیکھ لیں۔ پڑھ لیں۔ کہ۔ اللہ تعالے کی آیات کو سُن کر اور دیکھ کر۔ نظر انداز کرنیوالوں کیلئے۔ اللہ تعالے نے کیا حکم فرمایا ھے۔

اِس مضمون کے آغاز میں۔ آپ نے اللہ تعالے کی دو آیات اور اُنکے اردو ترجمے بھی دیکھے ہیں کہ۔ جب تک۔ اللہ تعالے کسی بستی کے رہنے والوں کو۔ اپنے کسی رسول (نذیر) کے ذریعے خبردار نہ کر لیں۔ تب تک اُس بستی کو ھلاک نہیں کرتے۔ اور۔ ایک سے زیادہ۔ بستیوں کی ھلاکت کی صورت میں۔ جب تک مرکزی بستی میں کسی رسول کو مبعوث نہ کریں۔ تب تک۔ اُن بستیوں کو ھلاک نہیں کرتے۔ لیکن۔ جب اللہ تعالے نے بالاکوٹ اور اُسکی نواحی بستیوں کو ھلاک کر دیا۔ تو۔ آپ نے ... کیوں تسلیم نہیں کیا ؟... کہ۔ یقیناً۔ بالاکوٹ شہر میں کوئی رسول بھی مبعوث ہوا ھے...

بالا کوٹ اور اُسکی نواحی بستیوں کی ھلاکت (اکتوبر۔2005)۔ کی خبر یا اطلاع مِل جانے کے بعد

اور

بستیوں کی ھلاکت کے متعلق قرآنِ مجید کی مندرجہ ذیل آیات کا علم یا اطلاع ہونے کے باوجود

وَ مَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ .....(سورۃ الشعراء۔ آیت 208)

وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ
وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَ أَهْلُهَا ظَالِمُونَ.....(سورۃ القصص۔ آیت 59)

ہماری قوم کے جِس کسی انسان نے بھی۔ اُس ھلاکت خیز زلزلے سے کچھ پہلے۔ بالا کوٹ میں اللہ تعالے کے کسی رسول کے مبعوث ہونے کی حقیقت کو تسلیم نہیں کیا۔... ایسے ہر ایک شخص نے۔ اللہ تعالے کی اِن دونوں آیات کو۔ نظر انداز کیا ھے یا جھُٹلایا ھے۔ **چاھے**۔ اِن دونوں آیات کو نظر انداز کرنے کی وجہ۔ اُنکا نظریہ ختمِ نبوت تھا۔ **چاھے**۔ انہوں نے اپنے مذھبی راہنماؤں۔(**سَادَتَنَا وَ كُبَرَاءَنَا...مُتْرَفُوهَا**)۔ کے فتوے (فیصلے) کے انتظار میں۔ اللہ تعالے کی اِن آیات کو نظر انداز کیا ھے۔ بہر حال۔ اللہ تعالے کی اِن دونوں آیات کو۔ نظر انداز (پسِ پشت) کیا ہوا ھے۔

اے میری قوم کے لوگو!... جب آپ نے اللہ تعالے کی عملی، ظاہری اور فعلی شہادت۔ (بالا کوٹ کی ھلاکت)۔ سُن یا پڑھ اور دیکھ لی ھے۔ اور اب آپ کو یہ بھی پتہ چل گیا ھے۔ کہ۔ بستیوں کی ھلاکت سے پہلے وہاں۔ رسول مبعوث کرنا۔ اللہ تعالے کا۔ دستور، اصول، وعدہ اور بیان ھے ۔ چنانچہ۔ اب بھی آپ کا ..اُس شیطانی نظریہ (ختمِ نبوت) سے چمٹے رہنا .. اللہ تعالے کے واضح فرمان کے خلاف۔ بغاوت کرنے والی بات ھے۔ اے میری قوم کے لوگو!..... اب اِس۔ خلافِ قرآن، خلافِ خدائے ذوالجلال، **جھوٹی ضِد اور شیطانی عقیدہ** (ختمِ نبوت) **کو چھوڑ دو**۔.....

سیدھی سی بات ھے کہ۔ اللہ تعالے بستیوں کو ھلاک نہیں کرتے۔ جبتک۔ اُن کی مرکزی بستی میں کسی رسول کو مبعوث نہ کریں۔ پھر ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالے نے کچھ بستیاں ھلاک کر دی ہیں ۔ تو یقینی بات ھے۔ کہ مرکزی بستی میں رسول بھی مبعوث کیا ہو گا۔ اِس بات میں شک ہونے کا مطلب ھے کہ۔ شاید۔ قرآن کی وُہ آیت۔ (نعوذ باللہ)۔ جھوٹ ھے۔ البتہ۔ جائز سوال یہ ھے۔ کہ بالا کوٹ کے اکثر لوگوں کو ۔ کِسی رسول کے آنے (یا بعثت) کی خبر۔ کیوں نہیں ہوئی ؟۔

اگر اللہ تعالے نے اُس زلزلے سے پہلے بالا کوٹ میں کسی رسول کو بھیجا تھا یا مبعوث فرمایا تھا..!تو پھر...

بالا کوٹ کے اکثر لوگوں کو۔کسی رسول کے آنے (یا بعثت) کی ۔خبر کیوں نہیں ہوئی؟..

اللہ تعالے نے جب بالا کوٹ اور اُس کی نواحی بستیوں کو ھلاک کرنیکا۔ارادہ کرلیا۔تو قرآنِ مجید میں بیان فرمودہ دستور۔(طریقہءِکار)۔کے مطابق۔

Surah Bani-Israel Chapter 17: Verse 16

وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ﴿١٦﴾

اُن بستیوں کے صرف۔مُتْرَفِيهَا ۔کو..یعنی۔(مذھبی،سماجی اور انتظامی سربراہوں) کو ۔اپنے کسی خبر دار کرنیوالے (رسول) کے ذریعے۔اپنا فرمان پہنچادیا۔اور باوجود یکہ۔اُن بستیوں کے رہنے والے۔پہلے ہی ھلاکت والے عذاب کے مستحق ہو چکے تھے۔مگر اللہ تعالے نے ایک عرصے تک۔اُس ھلاکت کو روکے رکھا۔..اور اپنے رسول (نذیر) کو ۔صرف ۔ وہاں کے (مُتْرَفِيهَا) سربراہوں تک..۔بعض احکامِ الٰہی پہنچانے کا حکم دیا۔

بالکل۔جس طرح موسیٰ علیہ السلام نے۔فقط۔فرعون کے درباریوں کو پیغام پہنچایا تھا۔اور یہ مان لیا گیا تھا۔کہ قومِ فرعون کو پیغام پہنچ گیا ھے۔اور۔جیسے۔قرآنِ مجید میں۔اللہ تعالے کے کئی رسولوں کی۔اُنؑ کی متعلقہ قوموں یا بستیوں کے نمائندوں۔(مُتْرَفِيهَا)۔کے ساتھ گفتگو (مکالمات) کو۔اُن کی پوری قوم اور پوری بستی کے ساتھ گفتگو تسلیم کیا گیا ھے۔عین اُسی طرح۔بالا کوٹ میں مبعوث ہونیوالے۔اللہ تعالے کے اِس رسول نے بھی بالا کوٹ اور اُسکی نواحی بستیوں کے ۔(مُتْرَفِيهَا)۔تک۔اللہ تعالے کا فرمان (پیغام)۔یقیناً۔پہنچادیا۔.....اللہ تعالے کا۔اپنے رسولوں کے ذریعے۔بستیوں یا قوموں کو۔پیغامِ حق پہنچانے کیلئے ... ہمیشہ سے یہی دستور (قانون) ھے..۔

لیکن جب۔اللہ تعالے کے اُس رسول (نذیر) نے۔اُن بستیوں کے۔مُتْرَفِيهَا ۔کو اللہ تعالے کے احکام پہنچادیے۔تو۔اُن (مُتْرَفِيهَا) نے۔قرآنِ مجید کی مندرجہ ذیل آیت کے مطابق۔اُس رسول کو اللہ کا رسول ہی نہیں مانا ۔اِسلئے۔اُس کے پیغام کو بھی۔پیغامِ حق ماننے سے انکار کردیا۔

Surah Saba Chapter 34: Verse 34

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٤﴾

یعنی۔جب بھی۔ہم نے کسی بستی میں رسول کو بھیجا۔تو مُترفوھا نے یہی کہا۔کہ ہم تمہارے لائے ہوئے پیغام کے منکر ہیں۔

چنانچہ۔ جن لوگوں تک اللہ تعالے کے اُس رسول (نذیر) نے پیغامِ حق۔ پہنچایا۔ اُن لوگوں نے۔ اُس کے لائے ہوئے پیغام کو۔ اللہ تعالے کا بھیجا ہوا پیغام بھی نہیں سمجھا۔ اور۔ اللہ تعالے کے اُس رسول (نذیر، بندے) کو بھی۔ اللہ تعالے کا بھیجا ہوا (یعنی۔ رسول) تسلیم نہیں کیا۔

اِس وجہ سے۔ اُن بستیوں کے مذھبی، سماجی راہنماؤں۔ نے اپنی قوم کے باقی لوگوں کو۔ کسی نئے رسول کے آنے (مبعوث ہونے) کی خبر نہیں دی۔ بلکہ ۔ جہاں تک۔ اُن راہنماؤں کیلئے ممکن تھا۔ اپنے پیروکاروں کو۔ اللہ کے اُس بندے (رسول) سے۔ اجتناب کرنے، قطع تعلق کرنے۔ کی تلقین کر دی۔ پس۔ اگر چہ۔ اللہ تعالے کا رسول (نذیر) ۔ اُن لوگوں کے درمیان موجود تھا۔ مگر۔ اُن بستیوں کے اکثر لوگوں کو۔ اپنے درمیان ایک زندہ رسول کی موجودگی کا۔ شعور۔ (علم، احساس، یقین)۔ نہیں ہو سکا تھا۔

بالا کوٹ اور اُسکی نواحی بستیوں کے اکثر لوگوں کو۔ کسی رسول کے آنے یا مبعوث ہونے کا علم (خبر، شعور)۔ نہ ہو سکنے کی یہ وجہ۔ صرف اُس وقت تک کیلئے ہی معقول وجہ تھی۔ جب تک۔ وہاں پر اللہ تعالے نے ھلاکت نازل نہیں فرمائی تھی۔ **لیکن۔ جب وُہ بستیاں۔ ھلاک ہو گئیں۔** تو۔ خصوصاً اُس علاقے کے لوگوں۔ اور عموماً پاکستانی قوم کے پاس ہر گز کوئی جواز نہیں رھا۔ کہ وُہ۔ بالا کوٹ میں کسی رسول کے مبعوث ہونے کا اعتراف نہ کریں۔

اللہ تعالے نے۔ بالا کوٹ کی ھلاکت کے ذریعے۔ ہماری قوم کو جھنجھوڑ کر بتلایا ھے ۔ کہ اللہ تعالے کے رسول تو آجکل بھی آتے ہیں۔

وَ مَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ .....(سورۃ الشعراء ۔ آیت 208)
وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ
وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَ أَهْلُهَا ظَالِمُونَ.....(سورۃ القصص۔ آیت 59)
اللہ تعالے کی یہ آیات آج بھی بالکل سچ ھیں۔ جب بھی بستیاں ھلاک ہوتی ہیں۔ تو لازماً۔ پہلے رسول مبعوث ہوتے ہیں۔

نظریہ ختمِ نبوت ایک شیطانی فریب (جھوٹ) ھے۔ اِس شیطانی نظریے کو یکسر چھوڑ دیں۔ اللہ تعالے آپ پر رحم فرمائے۔ آمین۔

...والسلام .... آپکا ... قومی بھائی ..... محمد اسلم چوہدری (صبغت اللہ)۔
... آج.... مورخہ... 22/ جولائی..... سن عیسوی.....2015.....ھے۔